بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۹ احسان ۱۳۴۲ ہش ۲۶ محرم ۱۳۸۳ھ ۱۹ جون ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ جون بوقت ۸½ بجے صبح۔ کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی قبل دوپہر کراچی کے مشہور اعصابی امراض کے ماہر ڈاکٹر ذکی حسن صاحب حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے معائنہ کے بعد کچھ علاج بھی تجویز کیا۔
اِس وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام پر نکتہ چینیاں اور اعتراض کرنے میں عیسائیوں نے حد کر دی ہے

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراض کئے ہیں ان کی تعداد تین ہزار تک پہنچتی ہے

"الدجال دجاجلہ مختلفہ کا بروز ہے یعنی جس قدر مختلف اور متفرق کید۔ حیلے، ضلالت اور کفر کے تھے کسی زمانہ میں نابکار لوگوں نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا۔ متفرق طور پر جس قدر اعتراضات اسلام پر کئے جاتے تھے مگر وہ ایک حد تک تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اُس وقت اعتراضات کا ایک دریا بہہ نکلے گا۔ جیسے چھوٹی چھوٹی نہریں ندیاں مل کر ایک دریا بن جاتا ہے۔ اسی طرح کل دجل مل کر ایک بڑا دجل ہوگا۔

چنانچہ اِس زمانہ میں دیکھ لو کتنا بڑا دجل ہو رہا ہے۔ ہر طرف اسلام پر نکتہ چینیاں اور اعتراض کئے جاتے ہیں۔ عیسائیوں نے تو حد کر دی ہے میں نے ان اعتراضوں کو جمع کیا ہے۔ جو عیسائیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کئے ہیں۔ ان کی تعداد تین ہزار تک پہنچتی ہے۔ اور جس قدر کتابیں اور رسالے اور اشتہارات آئے دن ان لوگوں کی طرف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں اعتراضات کی شکل میں شائع ہوتے ہیں۔ انکی تعداد چھ کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ گویا ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ہر ایک آدمی کے ہاتھ میں یہ لوگ کتاب دے سکتے ہیں۔

پس سب سے بڑا فتنہ یہی ہے اور الدجال کا بروز ہے۔ ایسا ہی یاجوج ہے یہ لفظ اجیج سے مشتق ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آتشی کاموں کے ساتھ ان کا بڑا تعلق ہوگا اور وہ آگ سے کام لینے میں بہت مہارت رکھیں گے گویا آگ ان کے تابع میں ہوگی اور دوسرے لوگ اِس آتشی مقابلہ میں ان سے عاجز رہ جائیں گے۔ اب یہ کیسی صاف بات ہے۔ دیکھ لو کہ آگ کے ساتھ اس قوم کو کس قدر تعلق ہے۔ کلیں کس قدر جاری ہیں اور دن بدن آگ سے کام لینے میں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ دونوں بروز ہیں اور یہ دونوں کیفیتیں جو متفرق طور پر تھیں ایک وجود میں آ گئی ہیں۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳ صفحہ ۶)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۸ جون۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ (جو لمبا عرصہ سے بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں) علاج کے لئے کل ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور ۱۸ جون۔ جیب سے صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کو بغرض علاج ڈھاکہ سے لاہور لایا گیا ہے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ خون دینا شروع کر دیا ہے۔ کل دن بھر طبیعت بہت بے چین رہی کمزوری زیادہ ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ہمارے طلباء کیلئے دُنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کا حاصل کرنا از حد ضروری ہے

اس کے بغیر وہ صحیح معنوں میں دین کے خادم نہیں بن سکتے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۱۸ جون — محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال نے کل مورخہ ۱۷ جون کو صبح ۸ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ وہ دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ پورے شوق اور انہماک کے ساتھ دینی علم بھی حاصل کریں اور یہ سمجھ کر حاصل کریں کہ دینی علم کو دنیوی علوم پر بہر حال فوقیت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بغیر ہمارے طلباء صحیح معنوں میں دین کے خادم نہیں بن سکتے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ جس غرض کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول ایسے مثالی ادارہ کو قائم فرمایا تھا۔ آپ سکول کے انٹر ہاؤس ٹورنامنٹ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے

مومن کبھی اپنی پچھلی قربانیوں سے مطمئن نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے ایمان کی زیادتی کے لئے قربانیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷؍ستمبر ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
کسی قوم کی

ایک ہی قربانی

اس کے ہمیشہ کام نہیں آسکتی۔ ہم میں سے ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ دن میں ایک یا دو یا تین دفعہ کھانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسا بھی کسی کے ہاں رواج ہو۔ اگر انسان ہر روز کھانا نہ کھائے تو اس کی وہ قوتیں جو تحلیل ہوتی رہتی ہیں ان کا بدل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر ایک انسان بیس سال تک ناک کان آنکھوں اور ہاتھ پیر سے کام لیتا رہے اور بعد میں کچھ عرصہ کے لئے اپنے ان اعضاء سے کام لینا چھوڑ دے۔ مثلاً کانوں میں روئی ٹھونس کر ان کو بند کر دے یا آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں بیکار کر دے یا ایسے ہی دوسرے اعضاء سے کام نہ لے تو یہ دلیل اس کے ہرگز کام نہ آئے گی کہ میں پہلے بیس سال ان اعضاء سے کام لیتا رہا ہوں۔ اگر اب کام نہ لیا تو کیا نقصان ہوگا۔ اگر وہ ان اعضاء سے کام نہ لے گا تو یقیناً کچھ دنوں کے بعد اس کی طاقتیں معطل ہو جائیں گی یہی حال روحانی طاقتوں کا ہوتا ہے کئی نادان سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے

پہلے بہت سی قربانیاں کر دی ہیں

وہی ہمارے لئے کافی ہیں۔ ہمیں آئندہ کے لئے قربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں حالانکہ وہ ہر روز کھانا کھاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ کل پرسوں یا اترسوں کا کھایا ہوا کھانا ہمارے لئے کافی ہوگا اور بغیر کسی کے کہنے کے

ہر روز کھانا کھا لیتے ہیں

سوائے بچوں کے کہ والدین ان کو کہہ کر کھانا کھلاتے ہیں کہ کھانا کھا لو۔ نہیں تو معدہ خراب ہو جائے گا اور پانچ دس دن کی تاکید کے بعد وہ بھی اس نصیحت کے محتاج نہیں رہتے تو بیہودہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے جس طرح کل کا کھایا ہوا اس کے آج کام نہیں آسکتا اسی طرح پچھلی قربانیاں انسان کو آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں بلکہ

روحانی زندگی

کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ پھر قربانیاں بھی اوقات کے بدلنے کے ساتھ بدلتی چلی جاتی ہیں۔ ایک وقت مالی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسرے وقت جانی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ ہمیشہ ایک ہی قسم کی قربانی کی کسی قوم کو ضرورت رہے۔ پہلی قربانیاں اس موت سے بچانے کے لئے تھیں جو گزشتہ زمانہ میں پیش آسکتی تھیں اور آئندہ کی قربانیاں آئندہ کی ہلاکت سے بچنے کے لئے ہیں جس نے دو سال پہلے کھانا کھایا تھا اس نے اس کھانے سے اسی فاقہ کی موت سے نجات حاصل کی تھی جو دو سال پہلے آسکتی تھی۔ اس کھانے سے وہ دو سال بعد آنے والی موت سے نہیں بچ سکتا۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ مومن کبھی بھی اپنی پچھلی قربانیوں کی وجہ سے مطمئن نہیں ہوتے بلکہ اپنے ایمان کی زیادتی کے لئے

قربانیوں میں ترقی

کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک جان ایمان کی حالت میں عزرائیل کے سپرد نہ کر دی جائے۔ اس سے پہلے کسی شخص کا مطمئن ہو جانا حد درجہ کی حماقت ہے۔ گورنمنٹ کے ٹیکسوں کے ادا کرنے میں کبھی ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ ہم نے پچھلے سال ٹیکس ادا کر دیا تھا۔ اس سال ادا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ساری عمر ٹیکس ادا کرتے چلے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے معاملہ میں ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ کچھ عرصہ قربانی کر دی تو ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی۔

ہم پانچ وقتوں میں اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں اور دنیا کے سامنے باآواز بلند اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ

اللہ ہی سب سے بڑا ہے

لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ اصل کام تو ہم نے کیا نہیں۔ کیا واقعہ میں کوئی جگہ ایسی ہے یا کوئی مقام ایسا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کو اکبر سمجھا جاتا ہے۔ اس دنیا میں مجھے تو کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آتی۔ کیا

ہمارے لئے شرم کی بات نہیں

کہ جب دنیا اللہ تعالیٰ سے بیگانہ ہے اور جب دنیا کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی آواز کی کوئی بھی وقعت نہیں رہی۔ اس وقت ہم اپنے آرام کی فکر کریں اور اس اہم کام کی طرف توجہ نہ کریں جو ہمارے سامنے ہے ہم پانچ وقت دنیا کے سامنے ایک پروگرام پیش کرتے ہیں کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہم

اللہ تعالیٰ کی ذات

کی اپنے نفسوں کے مقابل میں اپنی حاجات کے مقابل میں۔ اپنی اولادوں کے مقابل میں اپنے مالوں کے مقابل میں کیا نسبت قائم کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنی اولادوں پر ترجیح دیتے ہیں اپنے مالوں پر ترجیح دیتے ہیں تو ہم یقیناً خوش قسمت ہیں لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے نفسوں پر اپنے مالوں پر۔ اپنی اولادوں پر ترجیح نہیں دیتے تو

ہمارے جیسا بدقسمت

روئے زمین پر کوئی نہیں ہو سکتا اور ہمیں اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر ⅓ حصہ سے زیادہ وصیت کرنے سے منع فرمایا ہے گویا ⅔ حصہ ہمارے لئے رکھا اور ⅓ حصہ اپنے لئے۔ مگر کتنے ہیں جو اس حصہ کو بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری جماعت وہ ہے جو یہ دعوےٰ کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے اور ایک حد تک وہ اس دعویٰ کے مطابق عمل بھی کرتی ہے لیکن ہماری جماعت میں سے بھی تھوڑے ہیں جو ⅓ حصہ کی قربانی کرتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ مشکل سے دس فیصدی ہوں گے۔ باقی لوگوں میں سے کچھ حصہ ایسا ہے جو 1/10 اور ⅓ کے درمیان چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ حصہ ایسا ہے جو

۱/۱۰ کی بھی پورے طور پر قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اپنا حصہ تھوڑا رکھا ہے لیکن اس تھوڑے حصے کو بھی ادا کرنے میں بھی بعض لوگ کوتاہی سے کام لیتے ہیں پھر اوپر کا حکم تو وصیت کے متعلق ہے۔ اپنی زندگی میں تو ان

اپنی جائداد ساری کی ساری

بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دے سکتا ہے جیسے حضرت ابو بکرؓ نے کیا۔ مگر لوگ بجائے اس کے کہ ۱/۳ حصہ کو ۱/۲ حصہ یا ۵/۱۰ حصہ کی طرف لے جائیں ۱/۱۰ حصہ کی قربانی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے اور اپنے اموال کو اپنے آرام و آسائش پر یا اپنی اولادوں یا دوسری ادنیٰ ادنیٰ ضروریات پر خرچ کر دیتے ہیں اور

خدا تعالیٰ کے دین کے لئے

ان کے اموال میں کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ جب ہماری جماعت میں سے بعض افراد کا یہ حال ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کے نشانات کا مشاہدہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اموال میں سے ۱/۱۰ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں تو باقی تو ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بالکل بے گانہ ہیں ان کے متعلق تم خود ہی قیاس کر لو کہ وہ کس قدر اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرتی ہوں گی تو

اللہ اکبر کا خانہ خالی پڑا ہے

اور وہ کام جو ہم نے کرنا ہے بہت دور ہے پہلے دنیا میں اللہ اکبر کا اعلان کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر اشہد ان محمد رسول اللہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر حی علی الصلوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے پھر حی علی الفلاح کا اعلان کیا جاتا ہے اس کے بعد پھر اقامت پر قد قامت الصلوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے اقامت صلوٰۃ ہونے کے بعد دنیا

ایک نیا پروگرام

بناتی ہے اور توحید کے حقیقی معنے سیکھتی ہے۔ صرف تکبیر بیان کرنے میں اور کامل توحید میں بہت بڑا فرق ہے۔ تکبیر سے صرف اللہ تعالیٰ کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے لیکن توحید کامل انسان کے تمام اعمال پر اثر انداز ہو کر اسے ادنیٰ مقام سے اعلیٰ مقام تک لے جاتی ہے اور اس کی قوتوں میں ایک نئی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

کامل توحید

کی آگے کئی شاخیں ہیں لیکن جب تک دنیا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پر قائم نہ ہو جائے جب تک دنیا اشہد ان محمداً رسول اللہ پر قائم نہ ہو جائے جب تک حی علی الصلوٰۃ پر عمل نہ کیا جائے جب تک حی علی الفلاح اپنی پوری شان نہ دکھاوے جب تک اسلام کے سارے احکام کا پورے طور پر قیام نہ ہو جائے اس وقت تک اقامت صلوٰۃ نہیں ہو سکتی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اقامت صلوٰۃ کے لئے پورے طور پر کوشش کرے لیکن ہم تو ابھی تک

اللہ اکبر کا پروگرام

بھی پورا نہیں کر سکے۔ اگر ہم اسی جد و جہد پر ٹھہر جائیں تو ہماری مثال اسی شیر گدوانے والے جیسی ہو گی کہ جب اسے دو چار سوئیاں چبھیں تو وہ کہتا اس عضو کو چھوڑ دو۔ آگے چلو۔ آخر گودنے والے نے سوئی رکھدی اور کہا کہ اب تو شیر کا کچھ بھی باقی نہیں رہا ہماری جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے ابھی

قربانیوں کے میدان میں

صرف سوئیاں چبھنے لگی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کوئی جنتر منتر لے کر نہیں آیا کہ تمہیں بغیر کسی تکلیف کے کامیابی حاصل ہو جائے۔ بلکہ تمہیں وہ ساری قربانیاں کرنی ہوں گی جو پہلی قوموں نے کیں اور تمہارے لئے وہی راستہ مقدر ہے جس پر پہلے انبیاء کی جماعتیں تم سے پہلے چلیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام ؓ سے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کے سروں پر آرے رکھ کر ان کو چیر دیا گیا۔ لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور یہ

ادنیٰ بشاشت ایمان

ہے۔ بیب ادنیٰ بشاشت ایمان یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان تک بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔ تو اعلیٰ بشاشت ایمان کے متعلق اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا کیا قربانیاں کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ بہر حال ہمارے لئے ابھی ان ادنیٰ بشاشت ایمان والی قربانیوں کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت ابھی اس قابل نہیں ہوئی۔ اس لئے ابھی جانی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا گیا

جس طرح بارش برستی ہے۔ اور بے تحاشا ہر طرف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور کوئی آدمی اس پانی کے بہنے پر تعجب نہیں کرتا۔ اور اسے کوئی انوکھی چیز نہیں سمجھتا۔ اسی طرح ہمیں اپنے مال اور جانیں بے دریغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہانی پڑیں گی۔ اور

ہر وہ شخص

جو اس راستے پر چلنا نہیں چاہتا اور کامیابی کو اس راستہ سے حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ میں اسے بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا ہمارے لئے پہلی قوموں کی مثالیں موجود ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ

جان و مال کی قربانی

کی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قوم کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ قربانی کی۔ کرشنؑ اور زرتشتؑ کی قوموں کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ قربانی کی۔ ہمیں کوئی مثال ایسی نظر نہیں آتی۔ کہ

بغیر جانی و مالی قربانی کے

کسی قوم کو کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ ہماری جماعت کے سامنے ابھی جانی قربانی کا مطالبہ پیش نہیں کیا گیا۔ ہاں تحریک جدید میں وقف زندگی کا مطالبہ جماعت کے نوجوانوں کے سامنے پیش کیا گیا اور یہ

پہلا قدم

ہے۔ جو جانی قربانی کی طرف لے جانے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتدا میں چندے کے متعلق فرمایا کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دے۔ خواہ تین ماہ میں ایک دھیلہ ہی دے۔ آہستہ آہستہ یہ مطالبہ ترقی کرتے کرتے ۱/۱۰ حصہ تک پہنچ گیا۔ جو لوگ موصی نہیں ہیں اور اپنے اندر اخلاص رکھتے ہیں ان کے تمام قسم کے چندے اگر ملائے جائیں تو وہ ۱/۱۰ حصہ تک پہنچ جائیں گے۔ اور جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اگر ان کے سارے چندے جمع کر لئے جائیں۔ تو وہ ۱/۶ تک پہنچ جائیں گے۔ اور بعض کے ۱/۳ تک اور بعض کے انگلیوں پر گننے جانے والے ایسے بھی ہیں جن کے تمام قسم کے چندے جمع کئے جائیں۔ تو وہ ۱/۲ یا ۵/۱۰ تک پہنچ جائیں گے۔

یہ مالی قربانی

تین ماہ میں ایک دھیلہ سے شروع ہو کر موجودہ حالت پر پہونچ گئی ہے۔ کیونکہ انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں

آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہونگی اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے۔ اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا لیکن جس شخص کے دل میں

آئندہ قربانیوں کیلئے انقباض

پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا کسی اور گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ اور اس کی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اچھا بیج بویا جائے اور وہ اچھا پھل نہ لائے۔ اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے۔ جو اس کے قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کر لے گیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے حضور بہت استغفار کرنا چاہیئے اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔

مالی لحاظ سے تو جماعت کئی سال سے قربانیاں کرتی آرہی ہے۔ گو اعلیٰ معیار تک ابھی تک نہیں پہنچی۔ مگر

جانی قربانی کے لحاظ سے

ابھی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ وقف زندگی کے مطالبہ کے ذریعہ بنیاد کا ایک نشان لگا دیا گیا ہے۔ جیسے بنیاد کھودتے وقت کسّی سے نشان لگایا جاتا ہے۔ پھر بنیاد کھودی جاتی ہے جب بنیاد کی کھدائی ہو جاتی ہے تو اس پر دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ جب دیواریں بن جاتی ہیں تو ان دیواروں پر چھتیں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کے بعد پلستر کیا جاتا ہے۔ دروازے اور کواڑ لگائے جاتے ہیں۔ تب کہیں جا کر مکان تیار ہوتا ہے۔ جس طرح مکان آہستہ آہستہ کچھ عرصہ کے بعد جا کر تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح جان دینے کی عمارت کے تیار ہونے میں کچھ دیر باقی ہے۔ کوئی عمارت بھی ایک دن تیار نہیں ہوتی ایسے ہی یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ لوگ جمع ہو کر آئیں اور وہ کہیں کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی

اپنی گردنوں پر چھری پھیر لیں

تو ہم اسلام کو قبول کر لیں گے بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑیں گی۔ پہلے ایک دو۔ پھر آٹھ دس۔ پھر پندرہ۔ بیس۔ اسی طرح

آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے آخر وہ دن آجاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ

اپنے بندوں کو غلبہ

عطا کرتا ہے اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے اور یہ کام ایک لمبے عرصہ میں جاکر ہوتا ہے۔ آج دنیا میں اللہ تعالےٰ کی حالت بالکل ایسی ہی ہے جیسے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے

ایک استاد کا خواب

سنایا کرتے تھے۔ (گو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان سے پڑھتے تو نہیں تھے۔ لیکن آپ ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے روحانی باتیں کرتے رہتے تھے) اس لئے ان کو استاد ہی کہتے تھے) انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں شہر سے باہر گیا ہوں اور ایک کوڑھی شخص بھوپال سے باہر پل پر پڑا ہے۔ اس کا جسم نہایت گندا ہے جسم پر مکھیاں بھنک رہی ہیں۔ آنکھوں سے اندھا ہے اور دوسرے سب اعضاء شل ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میں اللہ میاں ہوں۔ یہ سنکر میرا جسم کانپ گیا۔ اور میں نے کہا تم اللہ میاں کیسے ہو تمہارا تو اپنا برا حال ہے۔ تم خود کوڑھی ہو ہاتھ پاؤں ہلا نہیں سکتے۔ آنکھوں سے تم اندھے ہو۔ ہمارا خدا تو وہ ہے جو ان تمام عیوب سے پاک ہے۔ اس کی طاقتیں غیر محدود ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میں

بھوپال والوں کا اللہ میاں ہوں

یعنی بھوپال والوں کے دلوں میں میرا تصور ایسا ہی ہے۔ اسی طرح آج اللہ تعالےٰ کی عظمت لوگوں کے دلوں میں باقی نہیں رہی اور حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ فقرہ اس وقت بالکل صادق آتا ہے کہ اے خدا جس طرح تیری آسمان پر بادشاہت ہے زمین پر بھی آوے اس سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت زمین پر نہیں یا خدا تعالےٰ کا قانون قدرت آسمان پر تو چلتا ہے۔ لیکن زمین پر نہیں چلتا جس طرح خدا تعالےٰ کا قانون قدرت آسمان پر چلتا ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی چلتا ہے۔ دنیا میں دہریہ موجود ہیں لیکن وہ بھی اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ قوانین کے ماتحت چلتے ہیں۔ کوئی دہریہ نہیں کرسکتا کہ زبان کی بجائے ماتھے سے چکھے یا ناک سے سونگھنے کی بجائے کسی اور عضو سے سونگھے تو

خدا تعالےٰ کا قانون قدرت

تو ویسا ہی زمین پر ہے جیسا آسمان پر ہے اس فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین پر لوگوں کے دلوں میں ویسی ہی عظمت قائم ہوجائے جیسی آسمان پر ہے۔ یہ مقصد ہر وقت جماعت کے سامنے رہنا چاہیئے کہ ہم نے

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور خدا تعالےٰ کی عظمت کو تمام دنیا کے دلوں میں قائم کرنا ہے اگر ساری دنیا نیک ہوجائے اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالےٰ کی بادشاہت قائم ہوگئی۔ اور ہم نے اپنا فرض ادا کردیا۔ ورنہ دو چار لاکھ جماعت کی دو تین ارب سے کیا نسبت ہے۔ ایسی بھی تو نسبت نہیں جیسے آٹے میں نمک کی ہوتی ہے۔ ان کے اموال ان کی شان وشوکت اور ان کے رسوخ کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں۔ پس ہمارے دوستوں کو

اپنے اندر تبدیلی

پیدا کرنی چاہیئے اور آئندہ مزید مالی اور جانی قربانیوں کے لئے تیار ہوجانا چاہیئے اللہ تعالےٰ ہم پر اپنا رحم اور فضل نازل فرمائے ہماری دماغی طاقتوں میں ترقی دے۔ ہماری عقلوں کو تیز کرے۔ اور ہماری علمی حالت درست کرے۔ تاکہ ہم اس کا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں جو ہمارے سامنے ہے۔
آمین اللھم آمین

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء)

عیسائیوں کا عقیدہ الوہیت مسیح

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

عیسائیوں کا دوسرا بنیادی عقیدہ الوہیت مسیح ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح کو اللہ تعالےٰ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے الوہیت کا مقام حاصل تھا۔ اور وہ ایک بشر ہی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ تھے۔ اور ان کی الوہیت کی سب سے بڑی دلیل ان کے نزدیک یہ ہے کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے حضرت مریم بتول کے بطن سے ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے موجودہ عیسائی دنیا انہیں اللہ تعالےٰ کا بیٹا یقین کرتی ہے۔ اور انہیں الوہیت کا مقام دیتی ہے۔

اسلام اس بات کا قائل نہیں کہ کسی شخص کو کسی بھی بناء پر اللہ تعالےٰ کا بیٹا قرار دیا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے۔ اسلام نے دنیا کو جس اللہ کی طرف بلایا ہے۔ اس سے متعلق یہ واضح اعلان کیا ہے کہ:-

هو الله احد ... لم
يلد ولم يولد .. ولم
تكن له صاحبة

یعنی اللہ تعالےٰ واحد یگانہ ہے۔ وہ ماں باپ اور بیوی بچوں سے پاک ہے۔

جو لوگ اللہ تعالےٰ کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔ ان سے متعلق قرآن شریف کا یہ واضح ارشاد ہے کہ ان کا یہ نظریہ محض جذباتی ہے۔ اسی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

وينذر الذين قالوا
اتخذ الله ولدا٥
مالهم به من علم
ولا لابائهم كبرت
كلمة تخرج من
افواههم ان يقولون
الا كذبا٥

(سورۃ الکہف ع ۱ پارہ ۱۵)

یعنی قرآن مجید کے نزول کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ان لوگوں کو ڈرایا جائے۔ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فلاں شخص کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ انہیں اس بارہ میں کوئی علم نہیں۔ اور نہ ان کے باپ دادوں میں سے ہی کسی کو کچھ پتہ تھا یہ بہت افسوسناک اور خطرناک بات ہے جو ان کی زبانوں سے نکل رہی ہے۔

قرآن مجید کے اور بھی متعدد مقامات پر خدا تعالےٰ کا بیٹا ہونے کا نظریہ غلط اور بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسے عقیدہ کو اختیار کرنے والوں کو ہدایت سے دور اور گمراہی میں مبتلا بیان کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ قرآن مجید میں الوہیت مسیح کا رد تو کھلے بندوں کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:-

لقد كفر الذين قالوا
ان الله هو المسيح
ابن مريم

(سورۃ المائدہ ع ۱۰ پ ۶)

یعنی حضرت مریم کے بیٹے جناب مسیح کو اللہ تعالےٰ ماننے والے لوگ کافر ہیں۔

قرآن شریف نے اس سلسلہ میں اس امر کی بھی وضاحت کی ہے عیسائی دنیا کا الوہیت مسیح کا عقیدہ کوئی نیا نہیں ہے۔ بلکہ ان سے پہلے بھی ایسے لوگ دنیا میں گذر چکے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے سوا دوسرے لوگوں کی طرف الوہیت منسوب کیا کرتے تھے اور انہیں اللہ تعالےٰ یا اللہ تعالےٰ کے اوتار تسلیم کیا کرتے تھے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

وقالت النصرى المسيح
ابن الله ذالك قولهم
بافواههم يضاهئون
قول الذين كفروا من
قبل

(سورۃ التوبہ ع ۵ پ ۱۰)

یعنی عیسائیوں کا مسیح کی طرف الوہیت منسوب کرنا اور انہیں خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دینا صرف ان کے اپنے منہ کی ایک بات ہے مسیح کو اس قسم کا کوئی دعوےٰ نہ تھا۔ نیز عیسائیوں نے الوہیت مسیح کا باطل اور گمراہ کن عقیدہ اختیار کرنے میں اپنے سے پہلے گذر چکے کفار کی نقل کی ہے

جہاں تک بائیبل اور مسیح کی اپنی اصل تعلیم کا تعلق ہے۔ اس سے اس امر کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ مریم بتول کے بطن سے پیدا ہونے والے مسیح نے کبھی الوہیت کا کوئی دعوےٰ کیا ہو یا خود اس عالم کائنات کا خالق اور مالک ظاہر کیا ہو۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کرواکر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

بائیبل کے مفسرین تو یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ جناب مسیح نے اپنے بارہ میں کوئی واضح دعویٰ ہی نہیں کیا تھا چنانچہ متی انجیل کی عربی شرح میں مرقوم ہے کہ

لم يعلن عن نفسه من هو ولم تكن نبوات العهد القديم موضحة لاهوته جليا۔

(شرح انجیل متی مطبعة النیل صٰ۱۲۸)

یعنی مسیح نے اپنے متعلق کوئی واضح اعلان نہیں کیا تھا کہ وہ کون ہے اور نہ عہد قدیم کی پیشگوئیاں ہی اس کی الوہیت کو صاف ظاہر کرتی تھیں۔

اس کے علاوہ بائیبل سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ حضرت مسیحؑ نے اس دنیا میں دوسرے انسانوں کی طرح ہی زندگی بسر کی ہے انہیں عام انسانوں کی طرح کھانے پینے کی احتیاج لگی رہتی تھی اور وہ بازاروں میں چلا پھرا کرتے تھے نیز تکلیف اور مصیبت کے وقت دوسرے خدا رسیدہ اور برگزیدہ لوگوں کی طرح اپنے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اور راتوں کو جاگ جاگ کر اپنا خون اور پسینہ ایک کر کے عاجزانہ دعائیں کیا کرتے تھے یہ تمام باتیں الوہیت کے منافی ہیں۔

الغرض قرآن مجید کی مقدس تعلیم سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ عیسائیوں کا الوہیت مسیح کا باطل اور گمراہ کن عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیم کے سراسر خلاف ہے بائیبل سے بھی اس امر کی کوئی تصدیق نہیں ہوتی کہ انہوں نے کسی وقت خود کو اللہ تعالیٰ قرار دیا۔ پھر ان کی زندگی کا جو عملی پہلو بائیبل نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے اس سے بھی ان کی الوہیت کا ردّ ہو رہا ہے۔ بس حقیقت یہی ہے کہ عیسائیوں نے الوہیت مسیح کے عقیدہ کے اختیار کرنے میں بھی پہلے لوگوں کی نقل کی ہے عیسائیت کے وجود میں آنے سے قبل بھی اور اب بھی اس دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے بزرگوں کو الوہیت کا مقام دیتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کے اوتار وغیرہ تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں سری رام چندر جی اور سری کرشن جی ایسے بزرگوں کو خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کے اوتار قرار دیا جاتا ہے اور ان کی مورتیوں کی پوجا تک کی جاتی ہے اس وقت بھی ہندوستان میں کروڑوں لوگ موجود ہیں جو سری کرشن جی وغیرہ بزرگوں کی الوہیت کے قائل ہیں جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"ہندو مذہب میں برہما۔ بشن اور شو کو خدا تعالیٰ قرار دے کر سولہ سولہ انش (کلا) والا دیوتا تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کے اوتار جو وقتاً فوقتاً دنیا میں آتے ہیں انہیں انش اوتار کہا جاتا ہے... مچھ، کچھ، براہ، نرسنگھ، وامن، پرشرام، رام چندر، کرشن، بدھ اور کلکی ہے"

(گورمت پربھاکر صٰ۳۷)

ترتیا تم رگھوکل وکھے آئے کہائے رام
دواپر کرشن مرار ہوتے کیشو کنس کو کام

(گورمت نرنے ساگر صٰ۶۶)

یعنی اے خدا تو ترتیا یگ میں رگھوکل میں رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا تھا اور دواپر میں کرشن جی بن کر کنس کا کام تمام کیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ سری کرشن جی مہاراج خود توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے۔ ہندو دھرم کی مقدس گیتا میں (جو سری کرشن جی کی طرف منسوب کی جاتی ہے) ان کا یہ واضح ارشاد آج بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اس کی پناہ اختیار کرنے سے ہی انسان فلاح حاصل کر سکتا ہے (گیتا ادھیائے ۱۸ شلوک ۶۲-۶۱) اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے منکر ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کی پیدائش نر و مادہ کے ملاپ کا نتیجہ ہے اس کے پیچھے کوئی قادر مطلق اور بالا رادہ ہستی کارفرما نہیں اور اس زندگی کا مقصد کھانا پینا اور شہوانی لذات سے مسرور رہنا ہے وہ سری کرشن جی مہاراج کے نزدیک دنیا کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانا چاہتے ہیں (گیتا ادھیائے ۱۶۔ شلوک ۹-۸)

اس کے علاوہ رامائن میں (جو سری رام چندر جی مہاراج کے سوانحی حالات پر مشتمل ہندو دھرم کی ایک مشہور و معروف کتاب ہے) اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ نظریہ پیش کیا گیا ہے کہ:۔

بناں پد چلے سنے بن کانا
کر بن کرم کرے بدھی نانا
آنن رہت سکل رس بھوگی
بن بانی بکتا بڈ جوگی

یعنی ہمارا خدا تعالیٰ وہ ہے جسے چلنے کے لیے پاؤں کی احتیاج نہیں۔ وہ بغیر پاؤں کے چلتا ہے اور سننے کے لیے کانوں کی محتاجی نہیں وہ بغیر کانوں کے ہی سنتا ہے اور بغیر ہاتھوں کے سب کام سرانجام دیتا ہے اور کھانے پینے وغیرہ الائشوں سے پاک اور برتر ہے۔

باقی رہا مسیح کا ابن اللہ ہونے کا عقیدہ یہ بھی پہلے لوگوں کی نقل میں ہی اختیار کیا گیا ہے مسیح سے قبل دنیا میں ایسے لوگ موجود تھے جو اپنے بزرگوں کو خدا تعالیٰ کے بیٹے قرار دیتے تھے۔ خود بائیبل نے بھی بعض لوگوں کو خدا کے بیٹے اور پلوٹھے بیٹے ظاہر کیا ہے!

الغرض جو قومیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کے اوتار وغیرہ تسلیم کر کے ان کی طرف الوہیت منسوب کرتی ہیں انہیں الوہیت یا خدائی کا کوئی دعوےٰ نہ تھی۔ اور نہ کوئی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا عقلمند اور ہوشمند و بیدار انسان اس عالم کائنات کا خالق اور مالک ہونے کا دعویٰ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ جس قدر بھی خدا کے فرستادے اور برگزیدہ لوگ اس دنیا میں وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح کے لئے ظاہر ہوتے رہے ہیں ان سب نے اپنا سر آستانہ الوہیت پر جھکایا ہے۔ اور خود کو اس عالم کائنات کا خالق اور مالک قرار نہیں دیا۔ اور نہ الوہیت کا کوئی دعوےٰ کیا ہے۔ بلکہ سب کے سب توحید کے علمبردار تھے۔ اور لوگوں کو اس امر کی تلقین کیا کرتے تھے کہ ان کی نجات خدائے واحد پر ایمان لانے اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہونے سے ہی وابستہ ہے۔ البتہ بعد میں ان کے پیروکاروں نے ان کی طرف الوہیت منسوب کر کے گمراہی اختیار کر لی اس سلسلہ میں بائیبل کی یہ تعلیم سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے کہ:۔

"اگرچہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو جان لیا۔ مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی بڑائی اور شکر گذاری نہ کی بلکہ وہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے اور غیر فانی خدا تعالیٰ کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔"

(رومیوں باب ۱۔ آیت ۲۱ تا ۲۳)

یعنی:۔

"سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔ اگرچہ آسمان و زمین میں بہت خدا کہلاتے ہیں۔ چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ یعنی باپ"۔ (۱۔ کرنتھیوں)

کاش کہ مریم کے بیٹے اور ایک عاجز انسان کو الوہیت کا مقام دینے والے عیسائی صاحبان اپنی مقدس بائیبل کی مندرجہ بالا تعلیم پر غور کریں۔ اور خدائے واحد پر ایمان لا کر شرک کی دلدل سے باہر آئیں۔ کیونکہ صحیح اور درست عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ ماں باپ اور بیوی بچوں سے پاک ہے یہ تمام عالم کائنات اسی کی تخلیق ہے۔ اسے خدا اور کوئی خدا تعالیٰ نہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ۔ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ کے سلسلہ میں دوستوں کے لئے عرض ہے کہ جماعت نہم تک داخلہ کے لئے کسی قسم کا ٹیسٹ نہیں لیا جاتا بلکہ بچہ کے پاس جس جماعت کا سرٹیفکیٹ ہو بلا تامل اسی جماعت میں اسے داخل کر لیا جاتا ہے۔ البتہ دسویں جماعت میں انگریزی کے ایک دو فقرے پوچھ لئے جاتے ہیں۔ جس سے یہ تسلی ہو جائے کہ بچہ کم از کم آٹھویں جماعت کی قابلیت ضرور رکھتا ہے۔ باہر دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے قومی سکول میں بچے بھجواتے وقت صرف وہی لڑکے نہ بھجوایا کریں۔ جو اخلاقی یا تعلیمی لحاظ سے ناقابل اصلاح ہو چکے ہوں۔ بلکہ تعلیم کا شوق رکھنے والے اور ہونہار بچے بھی بھجوائیں تاکہ مرکز کا فیض اور اساتذہ کی تگ و دو کے نتیجہ میں ایسے بچے ملک و ملت کے لئے مفید ترد جود بن سکیں اور ہمارا سکول صرف بیماروں کا ہسپتال ہی نہ بن کر رہ جائے۔ بلکہ زندگی کی دوڑ میں آگے نکلنے والے طلبا کا مرکز بھی بنا رہے۔ ہونہار بچوں کے چمکنے کے امکانات باہر کی نسبت ربوہ میں یقیناً زیادہ ہیں۔ سکول ۲۰ جون سے ۳۱ اگست تک بند ہو رہا ہے۔ احباب بچوں کو فوراً داخل کروا لیں

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ جون ۶۳ء بروز اتوار میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ معروف سلطانہ ایف اے مولوی فاضل بنت مکرم میاں محمد عالم صاحب پنشنر سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا نکاح ان کے والد محترم کے مکان واقعہ ڈھوک رتہ راولپنڈی پر مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے عربی مبلغ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مکرم پیر انوار الدین صاحب ابن پیر اکبر علی صاحب مرحوم آف فیروزپور کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ ما سٹیلر جماعت مکرم میاں محمود احمد صاحب حکیم اعلیٰ انصار اور مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک اور دیگر دوستوں اور بزرگوں نے شمولیت کا شرف بخشا مکرم بابو اللہ بخش صاحب صحابی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی احباب جماعت اور خصوصاً درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

مجالس انصار اللہ خیرپور کا دوسرا سالانہ اجتماع

مورخہ یکم و دو جون ۱۹۶۳ء کو مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور کا دوسرا سالانہ اجتماع بمقام گوٹھ غلام محمد منعقد ہوا۔ یہ اجتماع کل چھ اجلاسوں پر منقسم تھا۔ کثرت کے ساتھ دوست اس اجتماع میں شامل ہوتے۔ اجتماع کے موقعہ پر مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ نے صدر محترم مجلس انصار اللہ کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ انصار کے علاوہ خدام اور اطفال بھی اجتماع میں شریک ہوئے۔ اجتماع کے موقع پر تقریری مقابلہ ہوا جس میں نو دوستوں نے حصہ لیا اول۔ دوم اور سوم آنے والے مقررین کو انعامات دئے گئے۔

اس اجتماع کے دو روزہ قیام میں خورد و نوش کا انتظام مکرمی چوہدری غلام محمد صاحب کی طرف سے کیا گیا اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

اجتماع کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی گئی اور یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اللہ تعالےٰ اس کے مبارک اثرات کو تا دیر قائم رکھے اور اس میں تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ آمین

(ناظم انصار اللہ ضلع خیرپور)

یوم خلافت کی تقریب پر

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ

مورخہ ۲۷ مئی کو بوقت ۸ بجے صبح زیر صدارت قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت سید اصغر حسین شاہ انسپکٹر بیت المال نے فرمائی اور نظم مرید احمد صاحب دہلی دروازہ نے کلام محمود سے پڑھی۔ خاکسار نے اس جلسہ کی غرض و غایت مختصراً بیان کی۔ اسکے بعد شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات بیان کئے۔ اخوند فیاض احمد خانصاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بیان کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا نے خلافت کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ پھر ثاقب صاحب زیروی نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

بعد ازاں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج ہائی کورٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ میں سے آپ نے جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

اس کے بعد ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے ابتدائے اسلام میں خلافت کا قیام اور پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کے قیام کے حالات بیان فرمائے اس کے بعد سید حضرت اللہ صاحب پاشا ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے برکات خلافت پر تقریر فرمائی۔

آخر میں قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے نے مقررین کا شکریہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ (عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

عزیزہ نسیم فردوس صاحبہ بنت ٹھیکیدار نور احمد صاحب محلہ دار الیمن ربوہ کئی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ)

۲ ۔ میری بیوی حلیمہ پروین بنت میاں جمال دین صاحب مرحوم سکنہ موگا عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ استاد محمد ابن ملک محمد خان صاحب محلہ دار الیمن ربوہ

۳ ۔ خاکسار آجکل چند ایک ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب اکرام سے درخواست دعا ہے (عطاء اللہ ضیف ملیر ہالٹ کراچی ۲۷)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ والسلام (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۶۶:۔ میں کرم الدین ولد غلام محمد مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ۸۷ ۱۱ آگرہ تاج کالونی کراچی نمبر ۷ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۔اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۹ر اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ کرم دین گواہ شد۔ عبدالعزیز سکرٹری مال حلقہ جنوبی کراچی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۶۷:۔ میں مجید احمد ولد عبداللہ صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت شاہ جی ہوٹل بلاک نمبر ۶ گلی نمبر ۳ پی ای سی ایچ کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں میں کوئی یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۸ فروری ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ مجید احمد۔ گواہ شد عبدالقادر بقلم خود سکرٹری حلقہ سوسائٹی کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۶۹:۔ میں مختار احمد ولد میاں حیدر علی قوم شیخ انصاری پیشہ دستکاری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اوسط پچاس روپیہ ماہوار ہے دس مرلہ کا ایک پلاٹ قیمتی -/۳۷۵ روپیہ مرکز ربوہ میں میرے نام ہے جس کے نصف حصہ کا مالک میرا حقیقی بھائی ہے میں اپنی ماہوار آمد اور پلاٹ ۵ مرلہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر میرے مرنے پر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی آمد کے کم و بیش ہونے پر سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ مصالح قبرستان ربوہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد مختار احمد بقلم خود ولد حیدر علی مرحوم مکان نمبر ۲۷ محلہ پیروں والہ بازار کھتیا نوالہ وارڈ نمبر ۱۰ جھنگ صدر گواہ شد ماسٹر علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر محلہ شیخ لاہوری۔ گواہ شد مبارک احمد بقلم خود ولد حیدر علی مکان نمبر ۳۷ محلہ پیرانوالہ بازار کھتیا نوالہ جھنگ صدر

مسل نمبر ۱۷۰۷۰:۔ میں محمد تقی ولد چوہدری حاکم علی قوم اعوان پیشہ پنشن عمر ۶۱ برس تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن موضع ڈھیچی ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) آمد پنشن ماہوار -/۱۲۷ روپے (۲) زرعی زمین غیر منقولہ واقع ڈھیچی تیس ایکڑ قیمت تقریباً پچاس ہزار (۳) ایک مکان خام واقعہ دہ قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ (۴) ایک پختہ مکان واقعہ دہ نصف حصہ تین ہزار روپیہ۔ (۵) ایک عدد ٹیوب ویل بجلی واقعہ دہ نصف حصہ اڑھائی ہزار روپیہ (۶) دو راس بھینس قیمت آٹھ صد روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اس مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اگر میں غیر منقولہ حصہ جائداد کے سلسلہ میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کروں تو بعد وفات وہ رقم میری جائداد کی رقم سے منہا کردی جائے گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

محمد تقی بقلم خود ساکن موضع ڈھیچی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ گواہ شد عبدالغنی ولد چوہدری نبی بخش مرحوم قوم اعوان ساکن چک سدیو ڈاک خانہ مراکیوال تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ غلام نبی ولد چوہدری محمد دیوان صاحب قوم اعوان ساکن ڈھیچی تحصیل و ضلع سیالکوٹ نشان انگوٹھا۔

مسل نمبر ۱۷۰۷۱:۔ میں میاں محمد دین ولد سوداگر قوم مانگٹ پیشہ × عمر ۱۰۵۔ اندازاً تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن کریم نگر فارم ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اپنے بڑے پوتے عزیزم عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ کریم نگر فارم کے ہاں مقیم ہوں اور وہی میری ساری ضروریات پوری کر رہا ہے میری جائداد اس وقت صرف -/۵۰۰ روپے ہے جو میرے پوتوں نے وصیت اور بعض دوسری ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے دیا ہے میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی ادائیگی اپنی جائداد کے حصہ کی کر جاؤں تو وہ اس سے منہا سمجھی جائے گی فقط ۲۸ فروری ۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد نشان انگوٹھا محمد دین گواہ شد غلام احمد پریذیڈنٹ کریم نگر فارم۔ گواہ شد عنایت اللہ سکرٹری مال جماعت احمدیہ کریم نگر فارم

نمبر ۱۷۰۷۲:۔ میں محمد ذکاء اللہ خاں ولد چوہدری عبدالحکیم صاحب قوم راجپوت پیشہ × عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نمبر ۹۳ گارڈن روڈ بازار کراچی نمبر ۸ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اور نہ ہی میری کوئی آمد ہے میرا گزارہ میرے لڑکے کی آمد پر ہے وہ مجھے ماہوار جیب خرچ کے لئے مبلغ پانچ روپے دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۵/۴/۶۳ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد ذکاء اللہ خاں بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۸۹:۔ میں ممتاز بیگم زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۳/۷ عزیز آباد بلاک نمبر ۸ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ پندرہ اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر ذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

(۱) چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن ۸ تولہ } جملہ وزن ۱۱ تولہ
(۲) بالیاں طلائی ۲ جوڑی وزن ۳ تولہ } قیمت -/۱۲۳۰ روپے

ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی حصہ ۱/۱۰ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۵ اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ ممتاز بیگم۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۰:۔ میں ممتاز بیگم زوجہ سید محمد صاحب بخاری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن F / 48 زبیری کالونی منگھاپیر روڈ کراچی نمبر ۱۶ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر ذمہ خاوند مبلغ -/۸۰۰ روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ٹکہ طلائی ایک عدد ۱/۲ ۱ تولہ کانٹے طلائی ایک جوڑی ۱ تولہ جملہ وزن ۱/۲ ۲ تولہ قیمت -/۲۸۷ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ۔ سیدہ ممتاز بیگم بقلم خود گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے انٹر ہاؤس ٹورنامنٹس کی تقسیم انعامات کی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

میں کامیاب ہونے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمانے کے بعد طلباء سکول سے خطاب فرما رہے تھے اس تقریب میں آپ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

انٹر ہاؤس ٹورنامنٹ

یہ ٹورنامنٹ ۱۱ مئی سے شروع ہو کر ۱۱ جون تک بہت جوش و خروش سے جاری رہا تھا اور اس میں طلباء نے بہت ذوق شوق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ سکول کے تمام سیکشنز کو تین ہاؤسز میں تقسیم کر دیا گیا تھا جن کے نام بشیر ہاؤس۔ عزیز ہاؤس اور ناصر ہاؤس تھے۔ ان ہاؤسز کے مابین کرکٹ۔ فٹ بال۔ باسکٹ بال اور ہاکی کے علاوہ تمام ورزشی مقابلے ہوئے تھے طلباء میں وسیع پیمانے پر گیمز کا شوق پیدا کرنے کے علاوہ ان مقابلوں کا مقصد یہ بھی تھا کہ ڈسٹرکٹ مقابلوں کے لئے بہترین کھلاڑیوں کا انتخاب کر کے مختلف گیمز کی ٹیمیں ترتیب دی جائیں اور پھر انھیں شروع سال سے ہی ڈسٹرکٹ مقابلہ جات کے لئے تیار کیا جائے چنانچہ اس لحاظ سے یہ انٹر ہاؤس ٹورنامنٹس بہت کامیاب ثابت ہوئے اور ان کی وجہ سے مختلف گیمز کی ٹیمیں ترتیب دینے میں بہت مدد ملی۔

تقسیم انعامات کی تقریب

تقسیم انعامات کی تقریب کل صبح ۷ بجے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو سکول کے ایک طالب علم نے کی ازاں بعد سکول کی سپورٹس کمیٹی کے صدر مکرم حامد اقبال صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں گوناگوں مصروفیات کے باوجود آپ کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ نیز ماضی میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے آپ نے جو گراں بہا خدمات انجام دیں اور سالہا سال سے حضور کے معالج کی حیثیت سے آپ کو غیر معمولی خدمت کا جو خصوصی شرف حاصل ہے اس پر آپ کو خراج عقیدت پیش کیا مزید براں ہاؤس ٹورنامنٹس کے انعقاد اور اس کے نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈال کر آپ سے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمانے کی درخواست کی۔ نیز مکرم حامد اقبال صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا بھی اس بناء پر خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ آپ نے انٹر ہاؤس ٹورنامنٹس کے انعامات کے سلسلہ میں سکول کی مالی اعانت فرما کر اسے تقسیم انعامات کی بابرکت تقریب منعقد کرنے کے قابل بنایا

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا خطاب

جملہ کھلاڑیوں اور ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمانے کے بعد محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے طلباء کو صدارتی ارشادات سے نوازتے ہوئے انھیں دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا یہ ایک بہت بڑے فخر کی بات ہے کہ آپ لوگ ایک ایسے ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا تھا لیکن یہ فخر محض زبانی اقرار کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس فخر کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اس غرض کو پورا کرنے والے بنیں جس غرض کے پیش نظر حضور علیہ السلام نے یہ سکول قائم فرمایا تھا۔ اور وہ غرض یہی تھی کہ ہمارے طلباء دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی بہرہ ور ہوں تا کہ وہ صحیح معنوں میں دین کے خادم بن سکیں آپ نے فرمایا دنیوی علوم بھی ضروری ہیں لیکن دینی علوم کو بہر حال ان پر فوقیت حاصل ہے اور آپ کو دینی علوم کی تحصیل کو ہر طور پر دیگر علوم کی تحصیل پر ترجیح دینی چاہیئے اس ضمن میں آپ نے قرآن مجید۔ احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ پر خاص زور دیا اور بتایا کہ اس زمانہ میں جب آپ خود اس سکول میں پڑھتے تھے تو دینی علوم کی تدریس پر کس قدر زور دیا جاتا تھا اور طلباء کو ان میں کیونکر امتیاز حاصل کرنا پڑتا تھا آپ نے فرمایا کہ خدمت دین کی توفیق ملنا خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے طلباء دین کا علم حاصل کریں اور پھر اس پر عمل پیرا ہوں۔ اگر طلباء دینی علوم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھیں پورے شغف اور انہماک سے حاصل کریں گے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے تو پھر ان کا یہ شغف اور انہماک اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب ہوگا اور وہ خدمت دین کی توفیق سے نوازے جائیں گے آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ دینی علوم کی تحصیل سے دماغ میں روشنی اور جلا پیدا ہوتی ہے جس سے دنیوی علوم کی تحصیل بھی آسان ہو جاتی ہے اور انسان دونوں علوم پر دسترس حاصل کر کے صحیح معنوں میں کامیاب زندگی بسر کر سکتا ہے دوران خطاب آپ نے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور جملہ ممبران اسٹاف کو امسال میٹرک میں سکول کے نہایت شاندار نتیجہ پر مبارکباد بھی پیش کی۔

آپ کے ان اہم اور نہایت درجہ موثر ارشادات کے بعد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے بھی طلباء سے خطاب فرمایا اور انہیں سکول میں دینی علوم کی تدریس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔

آخر میں محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی درخواست پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

—— ——

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۱۸ جون وزیر اعظم چین مسٹر چواین لائی نے پاکستان کی بھرپور حمایت کا یقین دلاتے ہوئے کہا ہے پاکستان چین کو ہر آڑے وقت میں اپنے ساتھ کھڑا پائے گا۔ چین تمام بین الاقوامی معاملات میں پاکستان کی حمایت کرے گا۔ کیونکہ پاکستان نے سیٹو اور سنٹو میں شامل ہونے کے باوجود چین کی پرزور ہمنوائی کی ہے۔ مسٹر چواین لائی نے ان خیالات کا اظہار حال ہی میں پیکنگ میں پاکستانی صحافیوں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کیا ہے۔

● ماسکو ۱۸ جون۔ روس کے دونوں خلا باز ول لیفٹیننٹ کرنل بائی کافسکی اور ویلنٹینا ٹیرس کوفا نے جن کے خلائی جہاز اس وقت زمین کے گرد چکر کاٹ کر رہے ہیں اہل دنیا کے نام امن اور خوشحالی کا پیغام بھیجا ہے۔ شمالی جاپان کی رصدگاہوں نے ان کی مشترکہ اپیل ریکارڈ کی جس میں کہا گیا ہے کہ صلح اور آشتی انسانیت کا سب سے بڑا مقصد ہے بنی نوع کے مفاد کا تقاضا ہے کہ سارے ممالک ایک دوسرے سے تعاون کریں تا کہ قدرت کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

مظفر آباد ۱۸ جون مسٹر کے ایچ خورشید صدر آزاد کشمیر نے صبح مظفر آباد سے چند میل کے فاصلے پر واقع شکمانی مقام پر ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا ایشیا میں پہلے ہی بد امنی موجود ہے اور اگر کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق حل نہ ہوا تو اس صورت میں ایشیا کے خرمن امن کے خاکستر ہو جانے میں شک و شبہ نہیں رہے گا۔

● پیکنگ ۱۸ جون۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق وزارت خارجہ چین نے بھارتی سفارت خانہ کے نام ایک احتجاجی مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ابھی تک ایک ہزار چینی باشندے نظر بندی کے بھارتی کیمپوں میں پڑے گل سڑ رہے ہیں۔ اور ان میں سے کئی ایک بھارتی افسروں کے مظالم سے ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ چند ہفتے بیشتر چین کی طرف سے جو جہاز بھارت بھیجا گیا تھا۔ دو سو ساٹھ چینیوں کو اس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ بھارتی حکومت چیانگ کائی شیک کے ایجنٹوں کے کہنے پر عمل کر رہی ہے اور نظر بند چینیوں کو چین پہنچنے نہیں دیتی

● راولپنڈی ۱۸ جون۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ مالی سال کے دوران سٹیٹ بنک نے پونے تین کروڑ روپے مالیت کے ایک ایک روپے کے نوٹ جاری کئے تھے۔

● ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اگلے مالی سال کے دوران مقامی زرعی بنک ستر لاکھ روپے کے قرضے دے گا۔ بنک کے منیجر نے بتایا کہ گذشتہ سال جن زمینداروں نے بنک کے قرضے حاصل کئے تھے۔ اب کی مدت گزر رہی ہے ان کے نام ادائیگی کا نوٹس جاری کر دئے جائیں گے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف محکمہ مال اور پولیس کی مدد سے کارروائی کی جائے گی۔

سیگرٹ اور تمباکو ترک کرنیوالے احباب

الفضل ۲۹ مئی میں سیگریٹ کی دکانات کے متعلق محترم صدر صاحب نگران بورڈ کا مکتوب گرامی شائع کرایا گیا تھا۔ اس تحریک کا نیک اثر نہ صرف احباب ربوہ میں ہوا ہے اور کئی احباب نے حقہ اور سیگریٹ استعمال کرنا ترک کر دیا ہے۔ بلکہ بیرونی جماعتوں سے بھی اطلاع آ رہی ہے کہ احباب اس لغو فعل سے اجتناب کر رہے ہیں۔ حال ہی میں نظارت ہذا کو جناب رشید احمد صاحب کی چک ۹۶/۱۳-۸ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے ہاں تین دوستوں نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

۱ ۔ بابا نور محمد صاحب آف احمد کوٹ بگہ
۲ ۔ سلطان احمد صاحب عرف ڈیا
۳ ۔ غلام محمد صاحب آف نتھکانہ

اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے (ناظر اصلاح و ارشاد)